بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۸ فتح ۱۳۴۲ ہش ۲۱ شعبان ۱۳۸۳ھ ۸ دسمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۷ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ البتہ شام کو کچھ بے چینی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ۔ حسب معمول آج مورخہ ۷ دسمبر بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس دیں گے۔ درس آج نماز عصر کے بعد ہی شروع ہو جائیگا۔ احباب آج نماز عصر مسجد مبارک میں ادا کریں اور بعد ازاں درس میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

— مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ سے پہلے سال رواں کے تمام چندہ جات مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ انصار اللہ مہربانی فرما کر اس امر کو یاد رکھیں اور تمام چندہ جات جلد از جلد ادا کر دیں تا ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے چندہ جات کی رقوم مرکز میں پہنچ سکیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

— مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ نے مورخہ ۶/۱۲/۶۳ سے ضلع جھنگ اور لائلپور (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ) کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ امراء صاحبان و دیگر عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب سے چندہ جات کی وصولی اور دیگر امور کی سرانجام دہی میں ہر طرح تعاون فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

— پشاور (بذریعہ تار) مکرم فضل الرحمٰن صاحب انجینئر حیدرآباد بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے والد صاحب محترم پر دل کا حملہ ہوا ہے۔ اور وہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب عقدہ کشائیاں مجاہدہ اور دُعا کے ساتھ وابستہ ہیں

جب انسان اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو وہ ضرور رجوع بہ رحمت ہوتا ہے

"جو شخص محض اللہ تعالےٰ سے ڈر کر اسی کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اسی سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون (والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک اور بدعت سے ملوّث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلاص سے تمام ناجائز رستوں اور امید کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالےٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اس وقت تک وہ اِس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے۔ لیکن جب وہ اللہ تعالےٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دُعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لیکر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔" (الحکم ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ دسمبر ۶۲ء

ویٹ کان کے پادریوں کی طرف سے یہودی قوم کی بریت کا اعلان

ایک خبر (نوائے وقت مورخہ ۱۲/۶۲ ۴ سے)

"لاہور ۳۔ دسمبر۔ رابطہ عالم اسلامی کی مجلس اساسی کا ایک اجلاس آج کل مکہ مکرمہ میں ہو رہا ہے اس میں منظور شدہ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ویٹ کان کے مسیحی پادریوں کے عالمی اکیڈیمی کی اکثریت نے یہودی قوم کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا کے جرم سے بری قرار دینے کا جو اعلان کیا ہے یہ مذہبی فیصلہ نہیں بلکہ سیاسی ہے، اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ موجودہ مسیحی مذہبی اقتدار کے مسند نشین ہیں انہوں نے بڑی عالمی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر اپنی دو ہزار سال کی طے شدہ مذہبی تاریخ کو دورِ حاضر میں بدلنے کی مذموم سعی کی ہے۔ مشرقی ممالک اور بعض دوسرے خطوں کے مسیحی رہنماؤں نے ویٹ کان کے اس فیصلے کے خلاف جو احتجاج شروع کیا ہے عالم اسلام اس کی قدر کئے بغیر نہیں رہ سکتا نیز اس صورتِ حال سے قرآن حکیم پر مسلمانوں کا مستحکم ایمان اور مضبوط ہو گیا ہے کیونکہ ان کے موجودہ اقدامِ تحریف نے کلام اللہ کا یہ موقف مزید ثابت کر دیا ہے کہ دوسرے مذاہب اپنے دین میں وقتی مصلحتوں کے تحت ہمیشہ ذاتی خواہشات کے مطابق تغیر و تبدل کرتے رہے ہیں ـــ رابطہ عالم اسلامی نے اس قرارداد کے ذریعے روئے زمین کے مسلمانوں پر اپنے اتحاد کو مستحکم کرنے کے لئے پھر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ موقع پرست عیسائی طاقتوں نے اپنے سیاسی اثر کے تحت مذہبی نظریات کو اس لئے تبدیل کیا ہے کہ وہ صیہونیت کے ساتھ باہمی تعاون کو مضبوط بنائیں ان کا یہ اتحاد و تعاون عالم اسلام ہی کے لئے خطرہ ہے اور اس کا جواب مسلمانوں میں گہرا اتحاد ہی ہے۔"

ہمارے سامنے وہ قرارداد نہیں ہے جس سے ویٹ کان کے مسیحی پادریوں کی عالمی اکیڈیمی کی اکثریت نے یہودی قوم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایذا کے جرم سے بری قرار دیا ہے۔ اگر اس قرارداد کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ یہودی ایذا رسانی کے ذمہ دار نہیں ہیں یا تمام یہودی قوم بحیثیت مجموعی ذمہ دار نہیں ہے تو یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے :-

لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ اناجیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہودی عوام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بحیثیت مجموعی خلاف نہیں تھے۔ صرف دین کے ٹھیکیدار علماء یہود ہی آپ کے مخالف تھے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی مخالفت قوم کے سردار اور مترفین کیا کرتے ہیں بچارے عوام تو یونہی ان کے فریب کا شکار ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین بھی وہی قریش تھے جو کسی نہ کسی لحاظ سے قوم کے سردار کہلاتے تھے ورنہ عرب قوم بحیثیت مجموعی آپ کے خلاف نہیں تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فقاتلوا ائمۃ الکفر

یعنی سردارانِ کفر سے لڑو۔ عوام تو محض ان سے ڈر کر یا بہکانے سے ان کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب بڑے بڑے سردار ختم ہو گئے یا ایمان لے آئے تو عرب گروہ در گروہ ملتِ بیضا میں شامل ہو گئے۔

بہر حال اگر تو مسیحی پادریوں کی اکیڈیمی نے قومِ یہود کو بحیثیت مجموعی بری الذمہ قرار دیا ہے تو یہ غلط نہیں ہے۔ البتہ اگر قرارداد کا مطلب یہ ہے کہ یہودیوں کا ایذا رسانی میں کوئی ہاتھ نہیں تھا یہاں تک کہ یہودیوں کے علمائے غرہ نے بھی کچھ نہیں کیا تھا تو یہ اناجیل کی شہادت کے سراسر خلاف ہے۔ اور تاریخِ عیسائیت کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ اور دین میں صریح تحریف ہے۔

اگر پادریوں نے ایسا کیا ہے تو انہوں نے دراصل عیسائیت کے پاؤں پر کلہاڑا مارا ہے اور اس کی جڑ ہی کاٹ کر رکھ دی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے تھے۔ اناجیل سے یہ ثابت ہے کہ پیلاطوس نے آپ کو صلیب پر چڑھانے سے ہاتھ اٹھا لیا تھا اور پانی منگوا کر ہاتھ دھوئے تھے کہ میں بری الذمہ ہوں۔ اور چونکہ فریسی مصر تھے اور اس کو دھمکیاں دیتے تھے اس لئے اس نے مجبوراً آپ کو فریسیوں کے حوالے کر دیا تھا جنہوں نے بقول اناجیل آپ کو ایک میدان میں لیجا کر صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ الغرض اگر یہودیوں کے علماء بھی بری الذمہ قرار دے دیئے جائیں تو پھر ایسا کونسا گروہ معلوم نہیں ہوتا جس نے آپ کو صلیب پر چڑھایا ہو۔ اس طرح اگر یہود کے علماء بھی بری الذمہ ٹھہرائے جائیں تو موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہی ڈھ جاتی ہے اور کفارہ تثلیث وغیرہ کا تمام کارخانہ ہی منہدم ہو جاتا ہے۔

ویٹ کان میں پوپ کی خود مختار حکومت ہے اور پوپ رومن کیتھولک عیسائی فرقہ کے نزدیک خلیفۃ المسیح ہے اگر ویٹ کان کی کسی مجلس نے ایسا قرار دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پوپ بھی اس میں شامل ہے اور رومن کیتھولک ہی ایک ایسا فرقہ ہے جو عیسائیوں میں سب سے کٹر سمجھا جاتا ہے۔ اگر اس فرقہ کے علماء نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے تو ظاہر ہے کہ موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہی متزلزل ہو گئی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا پوپ ہی نے حضرت مریم والدۂ یسوع مسیح کو "خدائی" کی سند عطا کی تھی اور ان کا بھی آسمان پر صعود ایمانیات میں شامل کر لیا گیا تھا مگر اس فعل سے نہ صرف حضرت مریم کا صعود ہی ختم ہو جاتا ہے بلکہ جس طرح بعض اناجیل میں حضرت یسوع کا آسمان پر چڑھنا بیان کیا جاتا ہے وہ عقیدہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں کو اس سے حراساں ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ خوشی کی بات ہے کہ عیسائیت خود ہی اپنا شیرازہ پراگندہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ

ما قتلوہ وما صلبوہ

یعنی نہ انہوں نے آپ کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مار ڈالا۔ یعنی آپ نہ تو کسی اور طرح قتل ہوئے اور نہ صلیب پر فوت ہوئے البتہ مسلمانوں میں بھی یہ اختلاف ہے کہ آیا آپ صلیب پر چڑھائے گئے تھے یا نہیں چڑھائے گئے تھے۔ مگر جہاں تک آپ کے بچ جانے کا سوال ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ ہے ہم جو یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر پادریوں نے اس قرارداد میں علمائے یہود کو بھی بری الذمہ قرار دیا ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے کیونکہ عیسائی جو پہلے ہی اناجیل سے بدظن تھے اب اور بھی بدظن ہو جائیں گے۔ اس طرح موجودہ عیسائیت کے جنازہ میں آخری کیل ٹھونکا گیا ہے جو ہم مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان موقع تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا مہیا کرتا ہے۔ مسلمان اہلِ علم حضرات کو چاہیئے کہ وہ محض قراردادیں نہ پاس کریں بلکہ قرآن کریم لے کر یورپ میں گھس جائیں اور کفر کے اس بتکدے کو جو خود بخود گرنے کو تیار ہے مسمار ہونے میں مدد کریں۔

ہماری مخاطب خاص طور پر جماعتِ احمدیہ ہے۔ چاہیئے کہ یورپ میں اپنی سرگرمیاں اور بھی تیز تر کر دیں۔ اور عیسائیت کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیں۔ یہ کام ہمارا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی کام کے لئے خاص طور پر اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو رہی ہیں۔ آپ ہی نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ فرمایا ہے کہ جلد ہی موجودہ عیسائیت کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ یہ آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ دجال نمک کی طرح آپ ہی آپ گھلا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میں دیکھتا ہوں کہ جس کام کیلئے اسنے مقرر کیا ہے اس کے حسبِ حال جوش اور سوزش بھی میرے سینہ میں پیدا کر دی ہے میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس ظلم صریح کو دیکھ کر جو ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے میرے دل میں کس قدر درد اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ ہزاروں ہزار انسان ہیں جو اپنے اہل و عیال اور دوسری حاجتوں کے لئے دعائیں کرتے اور تڑپتے ہیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ میرے لئے اگر کوئی غم ہے تو یہی ہے کہ نوعِ انسان کو اس ظلم صریح سے بچاؤں کہ وہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے میں مبتلا ہو رہی ہے اور اس سچے اور حقیقی خدا کے سامنے انکو پہنچاؤں جو قادر اور مقتدر خدا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۲)

عیسائیت کی شکست کی تدریجی منازل

(از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"منجملہ ان دلائل کے جو تعیین صدی سے صحت و صدق دعوے احقر راقم پر قائم ہوتے ہیں وہ حدیث بھی ہے جو مجددوں کے ظہور کے بارے میں ابوداؤد اور مستدرک میں موجود ہے۔ یعنی اس امت کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر مجدد پیدا ہوگا اور ان کی ضرورتوں کے موافق تجدید دین کرے گا۔ اور فقرہ یجدد لھا جو حدیث میں موجود ہے صاف بتا رہا ہے کہ ہر ایک صدی پر ایسا مجدد آئیگا جو مفاسد موجودہ کی تجدید کرے گا۔ اب جب ایک منصف غور سے دیکھے کہ چودھویں صدی کے سر پر کون سے سخت خطرناک مفاسد موجود تھے جن کی تجدید کے لئے مجدد میں لیاقتیں چاہئیں تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑا فتنہ جس سے لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے پادریوں کا فتنہ ہے اور اس سے کوئی عقلمند اور دردخواہ اسلام کا انکار نہیں کریگا۔ کہ اس صدی کے مجدد کا بڑا فرض یہی ہونا چاہیے کہ وہ کسر صلیب کرے اور عیسائیوں کی حجتوں کو نابود کر دے اور جبکہ چودھویں صدی کے مجدد کا کسر صلیب فرض (کام) ہوا تو ماننا پڑا کہ وہی مسیح موعود ہے۔ کیونکہ حدیثوں کی رو سے مسیح موعود کی یہی علامت ہے کہ وہ صدی کا مجدد ہوگا اور اس کا کام یہ ہوگا کہ وہ کسر صلیب کرے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۶۳)

اسی سلسلہ میں حضور علیہ السلام مزید تحریر فرماتے ہیں:-

"لیکن اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو کیونکر اور کن دلائل سے کسر صلیب کرنا چاہیے؟ کیا جنگ اور لڑائیوں سے جس طرح ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ ہے یا کسی اور طور پر؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مولوی لوگ (خدا ان کے حال پر رحم کرے) اس عقیدہ میں سراسر غلطی پر ہیں۔ مسیح موعود کا منصب ہرگز نہیں ہے کہ وہ جنگ اور لڑائیاں کرے۔ بلکہ اس کا منصب یہ ہے کہ حجج عقلیہ اور آیات سماویہ اور دعا کے اس فتنہ کو فرو کرے۔ یہ تین ہتھیار خدا تعالیٰ نے اس کو دیئے ہیں اور تینوں میں ایسی اعجازی قوت رکھی ہے جس میں اس کا غیر ہرگز اس سے مقابلہ نہیں کر سکے گا آخر اس طور سے صلیب کو توڑا جائیگا۔ یہاں تک کہ ہر ایک محقق نظر سے اس کی عظمت اور بزرگی جاتی رہے گی۔ اور رفتہ رفتہ توحید قبول کرنے کے وسیع دروازے کھلیں گے۔ یہ سب کچھ تدریجاً ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے سارے کام تدریجی ہیں۔ کچھ ہماری حیات میں اور کچھ بعد میں ہوگا۔ اسلام ابتدا میں بھی تدریجاً ہی ترقی پذیر ہوا ہے۔ اور پھر انتہا میں بھی تدریجاً اپنی پہلی حالت کی طرف آئے گا۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۶۴)

اس کام کی تکمیل تدریجاً مقدر ہے اور ہر وہ بات جو تدریجاً مکمل ہونے والی ہو اس کا آغاز اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ چشم بصیرت رکھنے والوں کے علاوہ دوسروں کو نظر بھی نہیں آتا۔ اور پھر جب آہستہ آہستہ نظر بھی آنے لگتا ہے۔ تو ایک وقت تک اس کی رفتار اتنی دھیمی ہوتی ہے کہ بادی النظر میں اس کی تکمیل ناممکن معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے جو کام لگایا تھا اسے تدریجاً ہی مکمل ہونا تھا۔ اس لئے اس کے شروع میں لوگوں کو یہ بھی یقین نہیں آتا تھا کہ کام شروع ہو چکا ہے۔ تکمیل کی بعض منزلیں طے کر لینا تو دور کی بات ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بعض نادان مولوی کہتے ہیں کہ اب تک تم نے کونسی کسر صلیب کی؟ پس ان کو یاد رہے کہ نشان ظاہر ہوئے اور پیشگوئیاں ظہور میں آئیں اور پادریوں کا منہ بند کیا گیا۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۶۵-۲۶۶)

تدریجاً تکمیل پانے والے کام جب ابتدائی منازل طے کر لیتے ہیں۔ تو نہ صرف وہ کام نمایاں طور پر نظر آنے لگتے ہیں بلکہ ان کی رفتار کی تیزی کا بھی شدت سے احساس ہونے لگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے لیکر اب تک اس سلسلہ میں کئی منازل طے کی جا چکی ہیں۔ عیسائیت جو ساری دنیا میں فتح مندی کے نعرے لگا رہی تھی۔ اب سرعت کے ساتھ پسپا ہو رہی ہے۔ اور پسپائی کی رفتار اتنی تیز ہے کہ عیسائیوں کے اونچے طبقے میں یہ احساس شدت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ اس پسپائی کو جلد سے جلد نظروں سے اوجھل کر دیا جائے۔ تاکہ لوگوں کی نظریں اس منظر سے ہٹائی جا سکیں چنانچہ مسٹر ٹریس سٹرانگ

Mr Tracy String

نے جو تیس اسلامی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد ایک رپورٹ ورلڈ ایم۔ سی۔ اے کی عالمی اتحادی تنظیم کے ماتحت شائع کی۔ اور اس میں لکھا کہ ہم لوگ عیسائیت کے ہونے والے تدریجی فقدان کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوتے ہیں۔ عیسائیوں میں شکست کی روح پیدا ہونے کی کوئی وجوہات نہیں ہیں۔ اسلام کی ترقی کے متعلق ہمیں کھلم کھلا اپنی پریشانی کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت اگر ہوا ہمارے خلاف جا رہی ہے۔ تو کیا پرواہ۔ سچائی تو ہمارے ساتھ ہے نا؟ مسلمانوں کو تبلیغ کرتے وقت ہمیں یسوع مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کا ذکر ہی نہیں کرنا چاہیئے۔

اس بیان میں اگرچہ اپنی پریشانی کو ڈھانپنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن دبیز سے دبیز پردے بھی اس مقصد کے حصول میں مدد نہیں دے سکتے۔ یہ بیان حقیقتاً عیسائیت کی شکست کا اعتراف ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام کی نہ رک سکنے والی ترقی کا بھی اعتراف ہے۔

دنیا کے ہر کونے میں یہ کام تدریجاً ہو رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی یہ بات پوری ہو رہی ہے۔ میں ان چند سطور میں دنیا کے صرف ایک ملک نائیجیریا میں حضور علیہ السلام کے ان الفاظ

"یہ سب کام تدریجی ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے سارے کام تدریجی ہوتے ہیں۔"

کی عملی جھلک دکھانا چاہتا ہوں۔

نائیجیریا مشن آج سے تقریباً چالیس سال پہلے قائم ہوا تھا۔ اس کے قیام کے وقت مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ نہ سوسائٹی میں ان کی کوئی قدر تھی اور نہ زندگی کے کسی شعبہ میں ان کو عزت کا کوئی مقام حاصل تھا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان ایام میں مسلمان ہونا پسماندہ ہونے کے مترادف تھا۔ عیسائیت سرعت کے ساتھ پھیل رہی تھی۔ اور عیسائی لوگ مسلمانوں کو اس قدر حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ ۱۹۲۲ء میں انگلیکن سنڈ لیگوس نے یہ فیصلہ کیا کہ عیسائی سکول میں کسی مسلمان طالب علم کو داخل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ بچے بداخلاق اور غیر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور عیسائی سکولوں میں آکر عیسائی بچوں کے اخلاق تباہ کرتے ہیں۔ اور یہ بات تو اکثر دہرائی جاتی تھی کہ عنقریب عیسائیت سارے افریقہ کا مذہب بن جائے گا۔

لیکن ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے (۴۰ سال تک مجھے اس تدریجی تبدیلی کے دیکھنے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے عطا کیا ہے) حالات بدل گئے ہیں۔

۱۹۵۵ء میں کیتھولک ہیرلڈ (ہفتہ وار) نے لکھا ہے۔

"آج سے ۲۰ سال قبل مسلمان نہایت پسماندگی کی حالت میں زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن جب سے احمدی جماعت نے اپنے ترقی پسندانہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا ہے مسلمانوں میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو گئی ہے"

اسی سال (۱۹۵۵ء) اس اخبار نے اپنے ایک اداریہ میں کہا

"سب سے زیادہ تکلیف دہ بات نائیجیریا میں یہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد۔ بعض کہتے ہیں کہ پچاس فیصد نوجوان (عیسائی) طلباء (لڑکے اور لڑکیاں) ایسے ہیں جو سیکنڈری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے مذہب کو خیرباد کہہ دیتے ہیں"

(کیتھولک ہیرلڈ ۱۱ / ۳)

کیتھولک لوگ سب سے زیادہ اپنے مذہب کے پابند خیال کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا حال اوپر کے اقتباس سے ظاہر ہے۔ جہاں تک پروٹسٹنٹ لوگوں کا تعلق ہے ۱۹۵۵ء ہی میں بشپ ہاوز (S Howells) نے بشپ بنتے ہی سب سے پہلی جو تقریر کی اس میں کہا۔ کہ اس وقت ہمیں جو مسائل درپیش ہیں ان میں سب سے بڑے تین مسائل میں سے ایک مغربی افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی جنگ ہے۔

(ڈیلی ٹائمز ۱۲-۵-۵۵)

کسر صلیب کے تدریجی مظاہروں کے لئے غالباً ۱۹۵۵ء نائیجیریا میں ایک سنگ میل کی طرح تھا کیونکہ یہی وہ سال ہے جبکہ عیسائیوں نے ہر طرف سے اندر ہر رنگ میں اپنی بے بسی اور شکست کا اظہار کیا۔ اسی سال کیتھولک ہیرالڈ نے اپنی ستائیس مئی کی اشاعت کے اداریے میں کہا:-

"چرچ (یعنی عیسائیت) نہایت جانمردی کے ساتھ اپنی تاریخ کی سب سے بڑی خطرناک کی جنگ (crisis) کا سامنا کر رہا ہے اور اس جنگ میں یہ اپنی بقا اور لوگوں کی روحوں (کی نجات) کے لئے لڑ رہا ہے۔"

اسی اداریے میں یہ بھی کہا گیا:-

"ہمیں یقین ہے کہ اس وقت عیسائیت کی تبلیغ کا سوال نہیں رہا ہے بلکہ عیسائیوں کو عیسائی رکھنے کا سوال ہے۔"

سنہ ۱۹۵۷ء میں بشپ ہاولز جن کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے انہوں نے اپنی ایک تقریر میں (یہ تقریر لیگوس کی اینگلیکن سناڈ کے اجلاس میں کی گئی تھی) اسلام کی طرف سے پیش آنے والے خطرات کی طرف اپنے ہم مذہبوں کو توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں متفقہ طور پر ایسے ریزولیوشنز پاس کئے گئے جن میں اسلام کے خطرہ کا احساس غالب تھا اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کسی بیرونی ملک سے ایک ایسے پادری کو نائیجیریا بلایا جائے جو اسلام کی واقفیت رکھتا ہو۔ اور پھر کوچہ بکوچہ اسلام کی خامیوں پر تقاریر کی جائیں اور اس پادری کو عیسائیوں کو اسلام کے خلاف تعلیم دینے پر بھی مقرر کیا جائے۔

ڈیلی ٹائمز کے پہلے صفحہ کی یہ سب سے بڑی خبر تھی اور اس کی سُرخی

"اینگلیکنز اسلام کی ترقی سے خوفزدہ ہیں"

سارے صفحہ پر پھیلی ہوئی تھی۔

"افریقہ میں عیسائیت" کے عنوان سے لندن کے اخبار ٹائمز کے برٹش کالونیز ریویو کے ۱۹۵۷ء کی چوتھی سہ ماہی کے شمارے میں اخبار مذکور کے نمائندہ نے نائیجیریا (اور غانا) کے سلسلہ میں لکھا کہ:-

"اسلام جو ترقی کر رہا ہے عیسائیوں کی طرف سے اس کا خاطر خواہ مقابلہ نہیں کیا جا رہا۔ اور یہ بات بعید نہیں کہ مستقبل قریب میں عیسائی علاقے اسلام کے بڑھتے ہوئے سمندر کی زد میں آجائیں"

اس مضمون میں اس بات کو بھی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا کہ اسلام کی یہ ترقی زور شمشیر کی مرہون نہیں بلکہ اسلام لوگوں میں نفوذ کر رہا ہے۔ اور افریقنوں میں یہ خیال راسخ ہوتا جا رہا ہے کہ اسلام ہی ان کا طبعی مذہب ہے۔ اور کہ سفید فام لوگوں کی حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ہی سفید فام لوگوں کا مذہب (یعنی عیسائیت) بھی ختم ہو رہا ہے۔

ڈیلی ٹائمز نے ۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو یہ خبر شائع کی کہ:-

"چرچ اسلام کی نائیجیریا میں ترقی سے خوفزدہ ہے"

خبر یہ تھی کہ چرچ آف انگلینڈ کے ایک سروے کے نتیجہ میں جو رپورٹ مرتب کی گئی ہے اس کی رو سے اسلام مغربی افریقہ کے مشرک اور عیسائی حلقوں میں پھیل رہا ہے۔ یہ رپورٹ دنیا بھر کے حالات کا جائزہ لے کر تیار کی گئی ہے۔ رپورٹ میں یہ بات واضح طور پر درج ہے کہ

"مغربی افریقہ میں عیسائیت کا صحیح معنوں میں مد مقابل اسلام ہے۔"

لیگوس کے بشپ نے جو اس سروے کے لئے رپورٹ دی تھی اس میں لکھا تھا کہ

"لیگوس (نائیجیریا) میں خاص طور پر اور سارے نائیجیریا میں عام طور پر اسلام میں زیادہ سے زیادہ لوگ داخل ہو رہے ہیں۔"

جنوری ۱۹۵۸ء میں آل افریقہ چرچ کانفرنس میں جو کہ ابادان (نائیجیریا) میں منعقد ہوئی تھی۔ ناروے کے ایک پادری نے کہا کہ

"آئندہ چند سال اس بات کا قطعی طور پر فیصلہ کر دیں گے کہ افریقہ کے لوگوں کا مذہب عیسائیت ہوگا یا مادہ پرستی یا اسلام"

مادہ پرستی کو درمیان میں لانا تو محض خوش فہمی ہے۔ حقیقی مقابلہ تو اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ اور یہ بات سو فیصدی درست ہے کہ آئندہ چند سال اس بات کا فیصلہ کر دیں گے کہ افریقہ کا مذہب اسلام ہوگا یا عیسائیت۔ ہمارا یقین ہے کہ افریقہ کا مذہب اسلام ہوگا۔

۱۴ر جنوری ۱۹۵۸ء کو ڈیلی ٹائمز نے ایک جلی سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع کی کہ

"بشپ اوڈوٹولا (ODU TOLA) نے کہا ہے کہ عیسائی چرچ نائیجیریا میں اسلام کے متعلق گھبرایا ہوا ہے۔"

خبر کے متن میں یہ درج تھا کہ نائیجیریا میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر کی وجہ سے عیسائی چرچ کو گھبراہٹ ہے۔

اس سے دو ہی روز بعد (یعنی ۱۶/۱/۵۸) کو ڈیلی ٹائمز نے یہ خبر شائع کی کہ لیگوس ڈائیوسس (DIOCES) کی عورتوں کی گلڈ نے اپنی کانفرنس میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مغربی افریقہ میں اسلام جیت رہا ہے۔ اس اجلاس میں ایک پادری ریورنڈ شیگون (SHEGUN) نے کہا کہ نہایت سرعت کے ساتھ اسلام عیسائیت کو اپنی جگہ سے ہٹا کر اس کی جگہ پر قائم ہوتا چلا جا رہا ہے۔

بیس جنوری سنہ ۶۰ء کو ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے اداریے میں اس بات کا رونا رویا کہ "مُلّا سکول" (یعنی اسلام) ہر صبح اور ہر جمعہ کے روز (خطبہ میں) جنگ کی راہ پر قدم زن ہے اور یہاں اس کی فوجوں کے جرنیل GENERAL مولوی مبلغین ہیں۔

اکیس مارچ ۱۹۶۰ء کو ویسٹ افریقن پائلٹ نے ایک خبر شائع کی جس کا عنوان تھا

"عیسائیت افریقہ میں اسلام سے شکست کھا رہی ہے"

خبر کے متن میں یہ بات درج تھی۔ کہ مسٹر لزلے ریمزے (Lisley Ramsay) نے افریقہ کے تیرہ ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد یہ بیان دیا ہے کہ افریقہ میں عیسائیت اسلام سے شکست کھا رہی ہے۔

اس اخبار نے ۴ر جنوری ۱۹۶۳ء کو اپنے ایک اداریے کو "عیسائیت" کے عنوان سے شائع کیا اور اس میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی لکھا۔

"اسلام کی وہ ترقی جس کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ افریقہ میں عیسائی چرچ کے لئے ایک خاص سر دردی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اس کا علاج صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ چرچ اپنی موجودہ ہیئت کو بدل ڈالے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کا انجام عیسائیت کے خاتمہ کے سوا کچھ نہ ہوگا"

اسی اداریے میں اس بات کا بھی وضاحت سے ذکر ہے کہ اس کی یہ ترقی گزشتہ بیس سال ہی میں ہوئی ہے۔

عیسائیت کی تدریجی شکست اور اسلام کی تدریجی ترقی جاری ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بات ایسی منازل میں داخل ہو چکی ہے۔ کہ یہ ترقی نہ صرف ہر شخص کو نظر آنے لگی ہے بلکہ اس کی رفتار کی تیزی کا بھی احساس ہونے لگا ہے۔ اس لئے تو چرچ کی طرف سے یہ زور دیا جا رہا ہے کہ وقت بہت کم ہے مستقبل قریب ہی میں عیسائیت اور اسلام کی جنگ کا فیصلہ ہو کر رہے گا۔

جہاں ایک طرف عیسائیوں کو اپنی شکست خوفزدہ کر رہی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ اسلام کی مکمل فتح کے دن قریب سے قریب تر آتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا اب بھی کوئی شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام اور احمدیت کے متعلق پیشگوئیاں اس حد تک پوری ہو گئی ہیں کہ اب ان کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ خصوصاً یہ پیشگوئی۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین کی قیام گاہیں

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب آرہا ہے۔ مہمان خواتین کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل تین قیام گاہ ہوں گی۔ ہر سہ قیام گاہ میں مندرجہ ذیل طریق پر مہمان ٹھہرائی جائیں گی۔

قیام گاہ جامعہ نصرت:- اس قیام گاہ میں مندرجہ ذیل اضلاع کی مہمان ٹھہریں گی۔ اضلاع راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان۔ کیمل پور۔ کراچی۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ قصور۔

قیام گاہ نصرت گرلز ہائی سکول:- اضلاع شیخوپورہ۔ لائل پور۔ جھنگ۔ گجرات۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ جہلم

قیام گاہ دفتر لجنہ اماء اللہ:- اضلاع سرگودھا۔ ملتان۔ بہاولپور۔ ڈیرہ غازی خان۔ سندھ۔ میانوالی۔ خوشاب۔ سیالکوٹ۔

تمام آنے والی مہمان براہ مہربانی اپنی مقررکردہ قیام گاہ میں قیام کرنے کے لئے مقررہ گیٹ سے تشریف لائیں۔ اس طرح آنے والوں کو بھی سہولت رہے گی۔ اور ہمارے انتظام میں بھی کوئی گڑبڑ نہیں ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت قریشی افضال احمد صاحب مرحوم آف بھاگلپور کا ذکرِ خیر

مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مربی سلسلہ احمدیہ (ریٹائرڈ)

محترم قریشی افضال احمد صاحب مرحوم ایک نیک سیرت۔ صابر و شاکر اور مخلص احمدی تھے۔ آپ سے میری پہلی ملاقات ۱۹۲۰ء میں ہوئی۔ آپ مضبوط بدن۔ مسنون ڈاڑھی نورانی اور بارعب چہرہ۔ چمکیلی کھلی آنکھیں اُبھرتا ہوا قد اور روحانیت سے معمور شخصیت کے مالک تھے۔ مجسم دعا اور ہمدرد دل رکھنے والے تھے۔ ابتدائے خلافتِ ثانیہ میں بھاگلپور میں بیعت کی۔ وہاں آپ کی قریشی برادری بڑی تعداد میں اور دنیاوی وجاہت رکھنے والی تھی۔ عدالت میں کام کرتے تھے اور بیعت سے قبل معقول آمدن تھی۔ بیعت کے بعد سادگی اختیار کر لی اور حلال کی معمولی روزی میں بسر اوقات کرتے اور اسی میں دل کا اطمینان نصیب ہوا۔

چند سال بعد ہجرت کر کے قادیان مع اہل و عیال تشریف لے آئے۔ اتفاق سے محلہ دار الرحمت میں ایک مکان میں مقیم ہوئے ہمارا خاندان یعنی میرے نانا حکیم چراغ علی صاحب ملتانی۔ نانی صاحبہ مائی دولت بی بی۔ محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب ان کے صاحبزادے اور میرے ماموں اور میری پھوپھی صاحبہ نے بھی ۱۹۱۹ء میں ہجرت کر کے ۱۹۲۰ء میں دار الرحمت میں اپنا مکان بنا لیا تھا۔ اتفاق سے نانا جان کو دیکھ کر قریشی افضال احمد صاحب نے فرمایا کہ آپ کا چہرہ میرے حقیقی چچا بہادر علی صاحب سے بہت ملتا ہے۔ اس تعارف کے بعد رات دن کا ملنا بیٹھنا شروع ہوا۔ خاندانی محبت۔ دینی محبت سے آ ملی۔ اس روز سے ہمارے تعلقاتِ محبت بڑھتے چلے گئے۔ اسی اثناء میں علاقہ ملکانہ۔ آگرہ۔ مین پوری وغیرہ میں ہندوؤں نے شدھی کا پروگرام بنایا قادیان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس کا مقابلہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ جماعت کے مخلصین جوق در جوق آگے آنے لگے۔

رخصت نہ ملنے پر بعض نے سرکاری ملازمتوں کو ترک کر ڈالا اور میدانِ جہاد میں حاضر ہو گئے۔ اسی انتخاب میں ہمارے محترم قریشی افضال احمد صاحب بھی چنے گئے۔ آپ نے ۱۹۲۳ء سے اس میدان میں کام کرنا شروع کیا۔ محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی امارات کا زمانہ تھا۔ آپ کو اس علاقہ کا سروے کا حکم ملا تاکہ ایک مضبوط مرکز کے بنانے کے لئے موزوں مقام منتخب کیا جائے آپ نے ضلع آگرہ میں ساندھن گاؤں اس کے لئے چنا۔ مقامی لوگوں سے تعلقات پُرحکمت طریق پر پیدا کئے اور مرکز کے لئے زمین خرید لی گئی۔ جہاں مبلغ کے قیام کے لئے ایک مکان۔ ایک مدرسہ قائم کیا گیا۔ اور ارد گرد کے علاقہ میں آریہ ورکروں سے مقابلہ شروع کر دیا۔ دن بدن تبلیغی مساعی بڑھتی گئیں جگہ جگہ آریوں سے مقابلہ ہوا اور انہیں شکستِ فاش دی۔

وہاں کے مسلمانوں کی جان میں جان آنے لگی۔ متعدد مقامات پر شدید مقابلے ہوئے۔ اس زمانہ میں آپ کے ساتھ بعض دیگر احباب کے علاوہ ایک نوجوان ساتھی محترم کیپٹن ہادی علی خان صاحب ابن حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب مرحوم ناظر اعلیٰ نے بھی اپنی طاقت اور قربانی کے جوہر دکھائے اور محترم قریشی صاحب کے جاں نثار ساتھی ہونے کے فرائض ادا کئے۔ مدرسہ میں تعلیم کی ڈیوٹی محترم مولانا عبد الحی صاحب بہاری بی۔ اے نے ادا کی۔ یہ وطنی رفیق بھی سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف تھے اور مرکز قادیان میں اپنی زندگی وقف کر کے آئے تھے۔

محترم قریشی افضال احمد صاحب کی تبلیغی مساعی کو اللہ تعالےٰ نے برکت دی۔ آپ کو حکم ہوا کہ اب آپ مع اہل و عیال مستقل طور پر اس مرکز میں ٹھہریں گے۔ چنانچہ آپ ۱۹۲۵ء میں قادیان سے اپنے اہل و عیال کو لے کر مرکز ساندھن میں اقامت پذیر ہو گئے آپ کی قربانیوں اور جہاد اور خدمتِ دین کا یہ سلسلہ ۱۹۳۸ء تک جاری رہا۔ ۱۹۳۸ء میں واپس مع اہل و عیال آپ کو مرکز قادیان میں کامیاب مراجعت کے ساتھ اقامت کی اجازت دی۔ اس عرصہ میں آپ نے دار الرحمت میں اپنا مختصر سا مکان بھی تعمیر فرمایا۔

دینی جہاد

منہ سے کہہ لینا آسان ہے مگر کام کرنے والے کو جن دِقتوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ لگانا نہایت مشکل ہے مگر محترم قریشی افضال احمد صاحب نے نہ صرف اپنی ذات کی قربانی دی بلکہ اپنے ساتھ اپنی اولاد کے مستقبل کو بھی قربان کر دیا۔ ملکانہ کے اس جنگل میں خدا تعالےٰ کی خاطر ڈیرا ڈال دیا۔ حالات نے یہ اجازت بھی نہ دی کہ آپ اپنے کسی بچہ کو اعلےٰ دینی یا دنیاوی تعلیم دلا سکتے۔ سب اہلِ خانہ مل کر اس میدان میں کام کرتے رہے۔ قادیان میں بعض غریب سے غریب خاندانوں کو بھی مدرسہ احمدیہ میں مفت تعلیم کے باعث اعلےٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ مل جاتا تھا لیکن میدانِ جہاد میں ہونے کی وجہ سے آپ کے بچے اس موقع پر محروم رہے۔

نادر المثال قربانی کا اہم واقعہ

۱۹۳۲ء میں محترم قریشی صاحب نے احمدی ملکانہ افراد میں تحریک کی کہ ہم ایک وفد مرتب کر کے پاپیادہ ساندھن سے قادیان تک سفر کریں اور اپنے اس عملی نمونہ کو دنیا کے سامنے پیش کر دیں کہ آج احمدیت کی برکت سے اسلام کی محبت رکھنے والے اس کوہستان ملکانہ میں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو صدہا میلوں کی مسافت کی کوفت برداشت کر سکتے ہیں۔ اور اپنی عقیدت کے پھول احمدیت۔ اسلام اور اپنے پیارے امام کی خدمت میں پیش کرنے کو تیار ہیں۔

چنانچہ بارہ افراد پر مشتمل یہ وفد پاپیادہ ساندھن سے قادیان کے لئے روانہ ہوا جو ٹھیک جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۳۳ء کے موقعہ پر بخیر و خوبی قادیان پہنچ گیا۔ سب افراد اس پرصعوبت سفر میں جو بہت سادگی اور غربت کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے باہمت رہے۔

۱۹۳۳ء میں خاکسار بحیثیت مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی میں متعین تھا۔ اس وقت بھی وہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ محترم قریشی صاحب مجاہد سلسلہ نے اپنی کمر کو ایک پٹکا سے کسا ہوا تھا۔ آپ کی عمر ادھیڑ عمر سے بھی ڈھل چکی تھی مگر عزم۔ طاقت اور ارادہ جوانوں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ (باقی)

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں
(کلامِ محمود)

قربِ الٰہی حاصل کرنے کا زرّیں موقع

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

"اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالےٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔"

(بحوالہ الفضل مورخہ ۱۲/۳/۵۲)

اس ارشاد کے پیشِ نظر تحریک جدید کے وعدوں کی بروقت فراہمی کی اہمیت آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ پس اس بارہ میں اپنا، اپنے گھر اور اپنے ماحول کا محاسبہ کیجئے اور اپنے اخلاص و عمل کا ثبوت بہم پہنچائیے۔ (وکیل المال اوّل)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی حافظ عبد الغفور صاحب ناصر مولوی فاضل سابق مبلغ جاپان حال کراچی کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود حضرت مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

۲۔ بابو بشارت احمد عزیز صاحب پسر حاجی میراں بخش صاحب مرحوم انبالہ شہر کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس بچے کو نیک، صالح خادمِ دین اور والدین و رشتہ داروں کے لئے قرۃ العین بنا دے اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔ (خاکسار محمد بخش کلرک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ)

۳۔ مورخہ ۲۸/۱۱/۶۲ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور لمبی عمر بخشے۔ آمین (خلیل احمد)

حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی (علیہ السلام)

مرتبہ:- سیّد داؤد احمد

حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی، تعلیم، عقائد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق، ہستی باری تعالےٰ اور دیگر تمام عنوانوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں حضور کی تحریرات اور ملفوظات سے مرتب کردہ

قیمت ——— پندرہ روپیہ ۱۵-۰۰

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ کے کتب فروش حضرات سے طلب کریں

ضروری اعلان:- صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی پرانا و شکستہ سامان۔ مختلف اقسام کا بتاریخ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۴ء بوقت ۱۰ بجے صبح متصل سٹور واقعہ پرانا لنگر خانہ نزد پہاڑی بالمقابل گولبازار بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب موقع پر پہنچ کر نیلامی میں حصہ لیں۔ رقم نیلام یکمشت موقعہ پر ہی نقد وصول کی جائیں گی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ ... ۱-۰۰ روپیہ

سرو بیشی

نوجوانوں کی صحت کی محافظ - ... ۵-۰۰

شیر دل

نوجوانوں کی بیشمار بیماریوں کی دوا - ... ۴-۰۰ ”

مشہزبیت

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں - ... ۳-۰۰ ”

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پتھری

گردہ اور مثانہ کی چھوٹی سے بڑی پتھری کا بغیر اپریشن
یقینی علاج۔ نشتر سے نجات پائیں۔
تین تا چھ ہفتہ میں مکمل آرام۔ انشاء اللہ

جرمن ہیلتھ ہوم

بالمقابل مسجد احمدیہ۔ باغبانپورہ گوجرانوالہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں
(مینیجر الفضل)

جوڑوں کی دردیں

پینز کیور (PAINS-CURE) کے صرف چار کیپسول جوڑوں کی دردوں کا مکمل اور مستقل علاج ہیں۔
قیمت چار کیپسول - ... ۹ روپے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

- میرا بچہ لطف الرحمٰن عرصہ سے بعارضہ کان درد و سر درد بیمار ہے۔ (احقر عبد الرحمٰن صابر گوجرانوالہ)
- میری والدہ صاحبہ آج کل سخت بیمار ہیں۔ (بدر سعید احمد ۴۲۔ طارق ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی مغلپورہ لاہور۔) ڈیرہ غازی خاں کے بزرگ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولانا محمد عثمان صاحب امیر جماعت احمدیہ اور حضرت محمد مسعود خانصاحب سنڈرانی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (جمیل احمد ابن محمد مسعود خانصاحب سنڈرانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مکرم سیٹھی فضل حق صاحب کو کافی عرصہ سے بواسیر کی تکلیف ہے چند دن تک ان کا اپریشن ہونا ہے۔ (خاکسار ضیاء الحق۔ سیٹھی مینہ برادر جنرل مرچنٹ جہلم شہر) برادرم عبد الرشید صاحب ارشد چندیوم سے زکام۔ کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (معین الرشید ہاشمی طارق آباد لائلپور۔) احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دیجئے

ابھی وقت ہے کہ آپ ۱۰ روپے والے انعامی بونڈ خرید کر ۱ر جنوری ۱۹۶۵ء کو ہونے والی قرعہ اندازی میں شریک ہو جائیں
۱۴ دسمبر آخری تاریخ ہے۔
ہر سہ ماہی پر مبلغ ۵۰ ہزار روپے کی مالیت کے ۱۳۶ انعامات۔
پہلا انعام مبلغ ۲۰ ہزار روپے۔

بچت کے مواقع ۱۰ روپے والے انعامی بونڈ زیادہ سے زیادہ خریدیے

بھنائے ہوئے بونڈ دوبارہ فروخت کر دیئے جاتے ہیں تاکہ آپ ان پر بھی انعام حاصل کر سکیں۔

انعامی بونڈ

منظور شدہ بنکوں اور ڈاکخانوں سے ملتے ہیں

کنبہ کے لئے بچایئے۔ قوم کے لئے بچایئے

• کلرک درجہ اول ریلوے ورکشاپس مغلپورہ:- اسامیاں ۶۰۔ خاص مراعات برائے (۱) پس ماندہ اقوام۔ (۲) قبائلی امیدواران (۳) مستقل ریلوے ملازمین۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ بصورت ایف اے یا بی اے شرطِ ٹائپ ندارد۔ عمر ۱/۱۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ تنخواہ: ۱۱۵-۵-۱۲۵۔ نیز الاؤنسز درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار ۱/۱۵ تک بنام سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس مغلپورہ۔ (پ-ٹ ۱۱/۱۲ ۱۲۵)

• داخلہ ٹریکٹر اوپریشن سکول لائلپور:- ٹریننگ کورس ۶ ماہ۔ فیس ندارد۔ انڈویجوئل وظیفہ برائے داخلہ شرائط: تعلیم مڈل تک۔ دو سال ٹریکٹر کا ڈرائیور یا کلینر رہ چکا ہو۔ درخواستیں ۱۲/۱۰ تک بنام ڈائریکٹر آف ایگریکلچرل انجنیئرنگ اینڈ انچارج ٹریکٹر اوپریٹرس سکول لائلپور۔ (پ-ٹ ۱۱/۱۲ ۱۲۵)

(ناظر التعلیم)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے ۱۹-۰۰

"حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ میں محض لِلّٰہ ربانی باتوں کو سننے کیلئے
شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے" (ارشادِ گرامی حضرت مسیح موعودؑ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۶۴ء میں شمولیت و واپسی کیلئے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

(۲۶۔ دی مال لاہور)

کو خدمت کا موقع دیں۔ یہ آپ کی اپنی کمپنی ہے

اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، منٹگمری، بہاولنگر۔ لاہور، لائل پور،

و دیگر مقامات سے پوری بسوں کی بکنگ شروع ہے (مینجر)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ وصیت ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۵۵۱

میں شریف احمد ولد فتح علی قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاک خانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری زرعی زمین ۷ کنال ہے جو بیاں پر موضع چک ۹۸ شمالی میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت چودہ ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد شریف احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمود احمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال چک ۹۸ شمالی سرگودھا نوٹ:۔ میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد شریف احمد چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد محمود احمد امیر جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال چک ۹۸ شمالی سرگودھا

مثل نمبر ۱۷۵۵۰

میں غلام محمد مندرانی ولد محمد عثمان قوم مندرانی پیشہ کاشتکاری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی مندرانی ڈاک خانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶۴ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت اندازاً تین بیگھہ زمین ہے جو غیر آباد ہے یعنی دریا برد ہے اس کی فی الحال مجھے کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی اس زمین سے آمد ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی قسم ادا کرتا رہوں گا۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بحیثیت معلم وقف جدید مبلغ ۶۸/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اپنی جو بھی ماہوار آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ غلام محمد مندرانی معلم وقف جدید حال ربوہ۔ گواہ شد۔ نواب دین کیشئر دار الفضل ربوہ۔ گواہ شد شریف احمد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۵۴۹

میں شفقت حیات ولد ہارون رشید قوم کھیم پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد شفقت حیات محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ ۲۲ ۹/۶۴

گواہ شد۔ اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ربوہ ۲۲ ۹/۶۴

نوٹ:۔ ذرا انتظامی امور سے متعلق [illegible] سے حفظ و کتابت کیا کریں۔

تحریک جدید کے چندہ کو بڑھانا خدام الاحمدیہ کی خصوصی ذمہ داری ہے

خدام الاحمدیہ کے نام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تازہ پیغام

جیسا کہ میں پچھلے دو اجتماعات سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ تحریک جدید کی خصوصی ذمہ داری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد کی ہوئی ہے لیکن ابھی تک نہ ہم نے اس ذمہ داری کا پورا احساس کیا ہے اور نہ ہی اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دی ہے۔

جماعت کی مالی حالت بڑھ رہی ہے تعداد بڑھ رہی ہے لیکن ابھی تک کیفیت اور کمیت دونو لحاظ سے دفتر دوم کی قربانی کا معیار دفتر اول سے بہت کم تر ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارا قربانی کا معیار آگے بڑھتا دفتر اول والوں نے تو صرف ایمان بالغیب سے کام لے کر قربانی دی اور اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ حالانکہ ان کو نہیں معلوم تھا کہ ان کی قربانی کا کیا نتیجہ نکلے گا لیکن ہم نے تو اس قربانی کا نتیجہ دیکھا ہے اور اس کا پھل کھایا ہے۔ دفتر اول کے مجاہدین نے جو قربانیاں دیں ان کے نتیجہ میں جس طرح دنیا کے ملکوں میں ہمارے مشن قائم ہوئے اور جس طرح خدا تعالے کی توحید کی آواز سرزمین میں بلند ہونے لگی۔ اور مساجد تعمیر ہوئیں قرآن کریم کے تراجم ہوئے یہ اللہ تعالے کی طرف سے ہماری حقیر قربانیوں کا اتنا جلد اور اتنا غیر معمولی بدلہ ہے کہ اس کے اس احسان کے شکرانے کے طور پر ہمارے دلوں میں خدا تعالے کے دین پر اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانے کا جذبہ اور بھی ترقی پا جانا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔

میرے لئے یہ بات ناقابل برداشت ہے کہ دنیا یہ کہے کہ احمدیہ جماعت میں قربانی کا وہ جذبہ نہیں رہا جو پہلے تھا اور ہر شخص جس کے دل میں اسلام کا درد ہے وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا کہ جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں قربانی میں اپنا قدم پیچھے ہٹائیں۔ پس میں آپ بھائیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس بات کو معمولی نہ سمجھیں۔ سوال صرف یہ نہیں کہ تحریک جدید کا چندہ کم ہو گیا ہے سوال یہ ہے کہ کیا یہ کہا جا سکے کہ احمدیت کی نئی نسل کے اندر قربانی کا وہ جذبہ نہیں رہا جو ان کے بزرگوں کے اندر پایا جاتا تھا یہ ہماری غیرت کو چیلنج ہے خدا تعالے اور اس کے رسولؐ سے ہماری محبت کو چیلنج ہے ہمیں اس وقت تک اپنے اوپر سب آرام حرام کر لینا چاہیئے جب تک ہم اس چیلنج کا جواب نہ دے لیں۔ اور یہ ثابت نہ کر دیں کہ خدا تعالے کے فضل سے ہم بھی دین اسلام کے ویسے ہی فدائی ہیں جیسے ہمارے بزرگ تھے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں جو ہمارے پہلوں نے دیں

اس ضمن میں قائدین کو ان بواعث پر بھی غور کرنا چاہیئے جن کی وجہ سے مالی قربانی کا معیار گر گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ سادہ زندگی کی عادت نہ ہونا اور بلا ضرورت اخراجات اور اسراف ہے نیز شہروں میں سینما بینی کی لعنت بھی پھر احمدی نوجوانوں پر اثر انداز ہونے لگی ہے سوان بواعث کو دور کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے جن کی وجہ سے جماعت کا ایک طبقہ قربانی سے گریز کرنے لگا ہے اور اس لذت سے محروم ہے جو خدا تعالے کی راہ میں خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

اس دفعہ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے موقع پر آپ کے نمائندگان نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے امسال تحریک جدید کے وعدے اور وصولی کی مقدار کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچا دیں گے۔ پچھلے سال کے وعدے چار لاکھ بیس ہزار تھے۔ اسی ہزار کی ایزادی کوئی ایسی مشکل چیز نہیں بس ذرا ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے ذرا اپنے دلوں میں اسلام کی مظلومیت اور مسلمانوں کے سرداڑ کی مظلومیت کا تصور لائیں کہ کس طرح دنیا اپنے سارے سامانوں کے ساتھ اور شیطان اپنے سارے لشکروں کے ساتھ اس نور کو بجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اپنے دلوں میں سوز اور محبت کی کیفیت ذرا اور بڑھانے کی ضرورت ہے کام کچھ بھی مشکل نہیں بشرطیکہ کام کرنے والوں کا عزم پختہ ہو۔

اگر قائدین اضلاع صرف اتنا ہی کریں کہ جو خدام پچھلے سالوں میں شامل تھے۔ وہ نئی شرح کے مطابق کم از کم دس روپے وعدہ لکھوائیں اور ہر خادم پچھلے سال سے ضرور کچھ زیادہ وعدہ لکھوائے خواہ ایک آنہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو اسی سے کافی رقم بڑھ سکتی ہے۔ پھر یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ ہر کمانے والا خادم ضرور اس میں شریک ہو ایک اور بات جس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالے کی راہ میں مالی خرچ کرنے کی عادت جتنی چھوٹی عمر میں ڈالی جائے اتنا ہی بہتر ہوتا ہے اس لئے اطفال کی طرف بھی توجہ دیں کہ وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں تحریک جدید میں ضرور حصہ لیں اس طرح بھی اب وقت آ گیا ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔

میں آپ بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ آپ ان امور کی طرف فوری اور خصوصی توجہ دیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالے آپ کی مدد کرے اور اپنی رضا اور اپنے قرب کا وارث کرے اور وہ خوشی جلد دکھلائے جس کا اس نے وعدہ کیا ہے یعنی

نصر من اللہ و فتح قریب

خدا تعالے کی نصرت کا نزول اور دین اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہمارے ذریعہ سے اور ہماری زندگیوں میں ہو۔ اللّٰھم آمین۔

مرزا رفیع احمد

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چالیس روزہ صدقہ کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خاکسار نے ۷ اگست ۱۹۶۰ء کو الفضل میں تحریک کی تھی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے ۴۰ روز تک صدقہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں چنانچہ اس تحریک کے مطابق ۴۰ روز تک روزانہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا جاتا تھا۔ اور اس کے بعد سے اب تک ہر ہفتہ ایک بکرا صدقہ کیا جاتا ہے

خاکسار نے اجتماع انصار اللہ کے موقع پر تحریک کی تھی کہ دوبارہ چالیس روزہ صدقہ کا پروگرام بنایا جائے۔ چنانچہ بعض احباب نے وہیں پر کچھ رقوم بطور صدقہ دے دی تھیں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ انصار کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالے کی صحت یابی کے لئے صدقہ کی اس تحریک میں بھی دوبارہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور رقوم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نام جلد بھجوائیں تاکہ حضور کی صحت یابی کے لئے پھر چالیس روز تک روزانہ صدقہ کیا جا سکے۔

خاکسار مرزا ناصر احمد

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

بلیک آوٹ کی مشق

ربوہ میں مورخہ ۹ اور ۱۰ دسمبر کی درمیانی رات سوا پانچ بجے سے لے کر ۸ بجے رات تک بلیک آوٹ کی مشق ہوگی۔

اہالیان ربوہ سختی سے اس کی پابندی کریں مکانوں سے باہر کوئی روشنی نظر نہ آئے۔ دریچوں روشندانوں کو موٹے کاغذوں یا کپڑوں سے ڈھانپ دیا جائے موٹروں والے ہیڈ لائٹ کا استعمال نہ کریں خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ربوہ کے دکانداران کی اطلاع کیلئے

ربوہ کے مستقل دکاندار جو جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی دکان کو بڑھانا چاہتے ہوں یا کسی اور چیز کی دکان لگانا چاہتے ہوں ان کے لئے بھی افسر صاحب جلسہ سالانہ سے اجازت لینا ضروری ہے (منتظم دکانات جلسہ سالانہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷